1 ایس سی آر سپریم کورٹ رپورٹس (601)

28 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

حکم سنگھ و دیگر
بنام
ریاست اتر پردیش

(کے سبّا راؤ اور راگھو بر، دیال، جسٹسز)

فوجداری مقدمہ۔فوجداری مداخلت بیجا۔جائیداد کے نجی دفاع کا حق۔حد سے تجاوز کرنے والا، اگر متاثرہ فریق کی ہدایات کی پابندی کرنا ضروری ہے۔مشترکہ مقصد۔نتیجہ۔انڈین پینل کوڈ (ایکٹ 45 آف 1860)، دفعہ 149۔

اپیل کنندگان جن میں سے ایک ہتھوڑے سے لیس تھا اور دیگر لاٹھیوں سے لیس تھے، ایک 'اپچ' اور اس کے حامیوں کی طرف سے روکا جانے پر جن کے میدان سے وہ دو بھری ہوئی گاڑیوں کے ساتھ عوامی راستے تک پہنچنے کے لیے مشترکہ مقصد کے ساتھ فوجداری مداخلت بیجا کا ارتکاب کر رہے تھے، ان پر الزام ہے کہ انہوں نے 'اپچ' اور اس کے حامیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 'اپچ' کی موت ہوگئی۔دفاع یہ تھا کہ 'اپچ' کے مقدمے کی سماعت کے حق میں اپیل گزاروں نے معافی مانگی اور عوامی راستے تک پہنچنے کے لیے میدان کے باقی چھوٹے حصے کو عبور کرنے کی اجازت دینے کی التجا کی، جس کے بعد ان پر حملہ کیا گیا اور اپنے دفاع میں انہوں نے جوابی حملہ کیا۔اپیل کنندگان کا مقدمہ یہ تھا کہ جائیداد کے نجی دفاع کا اپچ کا حق اس وجہ سے ختم ہو گیا تھا کہ اپیل کنندگان پر فوجداری تجاوز ختم ہو گیا تھا اور انہوں نے ایسا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، اور وہ اب غیر قانونی اسمبلی نہیں تھے کیونکہ ان کا مشترکہ مقصد ختم ہو گیا تھا اور اس کے بعد سب دوسرے کے اعمال کے ذمہ دار نہیں تھے۔

مانا گیا کہ جب کسی فوجداری مداخلت بیجا کا ارتکاب کیا گیا تھا تو یہ خلاف ورزی کرنے والے کے اظہار افسوس اور پھر اس طرح کی خلاف ورزی کو ختم کرنے کے لیے مزید آگے بڑھنے کی اجازت دینے کی التجا پر ختم نہیں ہوا۔ متاثرہ فریق کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ خلاف ورزی کرنے والے کو اس طرح کی مزید فوجداری مداخلت بیجا جاری رکھنے سے روکے، اور اس کی ہدایات پر خلاف ورزی کرنے والے کو عمل کرنا پڑتا، چاہے صبر کی کوئی بھی ڈگری درکار ہو۔ خلاف ورزی کرنے والے کو میدان چھوڑنے کے لیے کسی بھی سمت میں جانے کی اجازت نہ ہونے کے باوجود آگے بڑھنے پر اصرار کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

مزید کہا گیا کہ جب کئی افراد لاٹھیوں کے ساتھ تھے اور ان میں سے ایک ہتھوڑے سے لیس تھا اور اپنے مقصد کے حصول میں ناکام ہونے کی صورت میں ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے پر راضی ہوا تو یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ وہ اپنے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں تشدد کا استعمال کرنے کے لیے تیار تھے اور یہ کہ وہ جانتے تھے کہ اس طرح کے مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں یہ امکان تھا کہ کوئی اتنا زخمی ہو سکتا ہے کہ ان چوٹوں کے نتیجے میں اس کی موت ہو جائے۔

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ :1960 کی فوجداری اپیل نمبر 165۔

1956 کی فوجداری اپیل نمبر 1010 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 19 دسمبر 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے جے گوپال سیٹھی، سی ایل سرین اور آر ایل کوہلی۔

جواب دہندہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

28 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس رگھوبر دیال۔ یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، چار افراد کی طرف سے الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر کے حکم کے خلاف ہے جس میں ان کی اپیل کو مسترد کیا گیا ہے اور کئی جرائم کے لیے

ان کی سزا کی تصدیق کی گئی ہے جس میں سیشن جج، سہارن پور کی طرف سے آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت ایک جرم بھی شامل ہے۔

ان اپیل گزاروں پر، تین دیگر افراد کے ساتھ، الزام لگایا گیا تھا کہ وہ سورج بھان کے کھیت سے گنے سے بھری دو گاڑیاں ہرفول کے کھیت سے زبردستی لے گئے، گنے کو کھیت سے تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ہرفول کے کھیت کے کنارے چلنے والے عوامی راستے تک لے گئے، اور ہرفول کے گندم اور چنا کی فصل کو پہنچنے والے نقصان پر اپیل گزاروں کی جماعت کے طرز عمل کے خلاف احتجاج پر ہرفول اور دیگر کو مارا پیٹا۔ اپیل گزاروں میں سے ایک رام چندر ہتھوڑے (کلہاڑی) سے لیس تھا اور دوسرے لاٹھیوں سے لیس تھے۔ ہرفول اور اس کی مدد کے لیے آنے والے دیگر افراد نے اپیل گزاروں کی جماعت پر بھی اپنے دفاع میں حملہ کیا۔ اس واقعے میں لگنے والی چوٹوں کے نتیجے میں ہرفول کی موت ہوگئی۔

اپیل گزاروں نے اعتراف کیا کہ وہ ہرفول کے کھیت سے گاڑیاں لے رہے ہیں اور الزام لگایا کہ ہرفول کے احتجاج میں انہوں نے معافی مانگی، وعدہ کیا کہ وہ مستقبل میں کھیتوں سے گاڑیاں نہیں لے جائیں گے اور درخواست کی کہ گاڑیوں کو کھیت کے بہت چھوٹے حصے کو عبور کرنے کی اجازت دی جائے جو عوامی راستے تک پہنچنے سے پہلے ڈھکنا باقی تھا۔ ملزم کا کہنا ہے کہ ان کی طرف سے اس سارے نرم رویے کے باوجود، ہرفول اور اس کے ساتھیوں نے ان پر حملہ کیا اور پھر انہوں نے اپنے دفاع میں ہرفول اور دیگر کو بھی مارا۔

دونوں فاضل سیشن جج اور ہائی کورٹ کے فاضل جج حقائق کے ہم آہنگی کے نتائج پر پہنچے اور فیصلہ دیا کہ (1) ہرفول کے کھیت کی حدود سے یا اس کے ساتھ کوئی راستہ نہیں تھا۔ (2) جب گاڑیاں گزرگاہ کے قریب تھیں اور ہرفول نے احتجاج کیا تو اپیل کنندگان کے فریق نے حملہ شروع کر دیا۔ اور (3) اپیل کنندگان کے فریق کو ذاتی دفاع کا کوئی حق نہیں تھا بلکہ اس نے ہرفول کے کھیت میں فوجداری مداخلت بیجا کا ارتکاب کرنے اور اگر ضروری ہو تو موت کا باعث بننے کی حد تک طاقت کا استعمال کرنے کے مشترکہ مقصد کے ساتھ ایک غیر قانونی اجتماع تشکیل دیا تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے اپیل گزاروں کو مختلف جرائم کا مجرم قرار دیا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل مسٹر سیٹھی نے چار تنازعات اٹھائے ہیں: (1) جائیداد کے نجی دفاع کا کوئی بھی حق جو اپیل کنندہ فریق کی طرف سے کی گئی فوجداری مداخلت بیجا کے جرم کے خلاف ہرفول کا تھا، اس وقت ختم ہو گیا تھا جب فوجداری مداخلت بیجا ختم ہو گئی تھی یا جب خلاف ورزی کرنے

والوں نے فوجداری مداخلت بیجا کو روکنے کے اپنے ارادے کا اشارہ کیا تھا۔(ii) اگر فسادیوں میں سے کسی ایک کو چوٹ پہنچتی ہے جس کے لیے دوسرے فسادیوں کو آئی پی سی کی دفعہ 149 کے تحت ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے، تو چوٹ مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں ہوئی ہوگی۔(iii) اسمبلی اپنے مشترکہ مقصد کی تکمیل کے بعد غیر قانونی اسمبلی نہیں رہے گی اور صرف غیر قانونی اسمبلی کا وہ رکن بعد میں کیے گئے کسی فوجداری عمل کا ذمہ دار ہوگا، جس نے حقیقت میں اس کا ارتکاب کیا ہے۔ اور (iv) ہائی کورٹ کے دانشور ججوں نے غلط سمت میں ہدایت کی۔

اٹھائے گئے پہلے تین تنازعات سے یہ واضح ہے کہ یہ سب اس مفروضے پر مبنی ہیں کہ اپیل کنندہ فریق جو فوجداری مداخلت بیجا کر رہا تھا وہ اس وقت ختم ہو گیا تھا جب کہا جاتا ہے کہ ہرفول نے انہیں فوجداری مداخلت بیجا کرنے سے روکا تھا اور یہ کہ یہ ہرفول ہی تھا جس نے حملہ شروع کیا تھا۔ ہائی کورٹ کی طرف سے ایسا کوئی نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا گیا ہے۔ دونوں گاڑیاں ہرفول کے کھیت سے نہیں نکلی تھیں اور عوامی راستے پر پہنچ گئی تھیں۔ جب واقعہ پیش آیا تو وہ میدان کے اندر تھے۔ وہ ہرفول کے کھیت کی حدود کے قریب تھے۔ ان حالات میں وہ میدان کے اندر کئی گز رہے ہوں گے۔ اس لیے فوجداری مداخلت بیجا ختم نہیں ہوئی تھی اور اس لیے ہرفول کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپیل گزار فریق کو عوامی راستے پر پہنچنے سے پہلے جو بھی مختصر فاصلہ طے کرنا تھا اس کے لیے فوجداری مداخلت بیجا جاری رکھنے سے روکے۔ یہ سچ ہے کہ اپیل گزاروں کے فریق کو میدان سے باہر نکلنا پڑا اور یہ کہ وہ مزید فوجداری مداخلت بیجا کے بغیر ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ مشکل صورتحال جس میں پارٹی نے خود کو پایا اس نے انہیں اس بات پر اصرار کرنے کا کوئی حق دیا کہ انہیں فوجداری مداخلت بیجا جاری رکھنی چاہیے۔ انہیں ہرفول کی ہدایات کی پابندی کرنی پڑتی تھی، اگر انہیں میدان چھوڑنے کے لیے کسی بھی سمت میں حرکت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تو جو بھی صبر درکار ہوتا۔ اگر ہرفول نے اپیل گزاروں کی طرف سے مبینہ حالات میں حملہ شروع کیا ہوتا، تو یہ کہنے کی کچھ گنجائش ہو سکتی تھی کہ اس نے سرکاری حکام کا سہارا لینے کو ترجیح دیتے ہوئے طاقت کا سہارا لینے میں غیر معقول طریقے سے کام کیا یا ایسی کارروائی کی جو کم ہچکچاہٹ والا شخص کرتا اور اس وجہ سے فوجداری مداخلت بیجا کے جرم کے خلاف جائیداد کے نجی دفاع کا کوئی حق کھو دیتا۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ قانون کی تین تجاویز جو قانون کی تجریدی تجاویز کے طور پر کسی حد تک درست ہیں، موجودہ معاملے میں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔

چوتھی دلیل واقعی ہائی کورٹ کے اس نظریے کے خلاف ہے کہ اپیل گزار فریق کا مشترکہ مقصد ہرفول کے کھیتوں سے زبردستی گزرنا اور اگر ضروری ہو تو موت کا سبب بننے کی حد تک طاقت کا استعمال کرنا تھا، اور یہ کہ ہرفول کی موت اس مشترکہ مقصد کے مقدمے کی سماعت میں ہوئی تھی۔ ہم اس دلیل سے متفق نہیں ہیں۔ سائٹ پلان سے یہ واضح ہے، اور نیچے کی عدالتوں نے اس طرح کا فیصلہ دیا ہے کہ اپیل کنندہ فریق سورج بھان کے گنے کے کھیت سے شمال کی طرف جا کر اپنی گاڑیاں اسی عوامی راستے پر لے جا سکتا تھا۔ ایسا کرنے میں، انہیں عوامی راستے تک کم فاصلہ طے کرنا پڑتا اور انہیں صرف ایک کھیت سے گزرنے کی ضرورت ہوتی، اور وہ بھی ان کی اپنی ہی برادری صندل راجپوت سے۔ راستے میں پڑے دوسرے کھیت خود سورج بھان کے تھے۔ ان کا ایک لمبا راستہ منتخب کرنا جس کی وجہ سے وہ اپنی گاڑیاں ہرفول سمیت کئی سینیوں کے کھیتوں سے گزرتے تھے، جائز نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کے لیے یہ واضح رہا ہوگا کہ ایسا کرنے سے وہ ان کھیتوں کی تعداد میں اگنے والی فصلوں کو نقصان پہنچائیں گے جن سے انہیں گزرنا پڑے گا۔ اس طرح کے نقصان کو ان افراد کے احتجاج کو جنم دینا چاہیے جن کو نقصان پہنچا ہے۔ یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ایسے کچھ افراد گاڑیوں کے گزرنے پر اعتراض کر سکتے ہیں اور جب تک کہ وہ اپنے کھیت تک کا فاصلہ طے کرنے کے لیے تیار نہ ہوں، انہیں اعتراض کرنے والے کے کھیت سے آگے بڑھنے پر اصرار کرنا پڑے گا۔ اس طرح کے واقعات کو تصادم اور تشدد کے استعمال کا باعث بننا چاہیے۔ اعتراض کنندہ سے اپیل گزار فریق کے اس طرح کے طرزِ عمل کے لیے اور اس لیے طاقت کے استعمال کے لیے تیار ہونے کی توقع نہیں کی جاتی ہے۔

اپیل گزاروں کی جماعت کئی افراد پر مشتمل تھی جن میں سے ایک ہتھوڑے سے لیس تھا۔ لہٰذا یہ نتیجہ اخذ کرنا غیر معقول نہیں ہے کہ اپیل کنندہ فریق شارٹ کٹ کے ذریعے گاڑیوں کو عوامی راستے تک لے جانے کے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایسے اعتراض کنندہ کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کے لیے تیار تھا۔ شمالی راستہ، جس کا پہلے ذکر کیا گیا تھا، یقینی طور پر عوامی راستے تک پہنچنے کے لیے چھوٹا تھا، لیکن وہ راستہ، جس جگہ کے قریب واقعہ پیش آیا، وہاں پہنچنے سے پہلے عوامی راستے کے لمبے حصے کے ساتھ، میدان سے گزرنے والے مغربی راستے سے لمبا تھا جو پارٹی نے لیا تھا۔ جب کئی افراد لاٹھیوں سے لیس ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک ہتھوڑے سے لیس ہوتا ہے اور اپنے مقصد کے حصول میں ناکام ہونے کی صورت میں ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے پر راضی ہو جاتا ہے، تو یہ نتیجہ اخذ کرنا کسی بھی طرح غلط نہیں ہے کہ وہ اپنے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں تشدد کا استعمال کرنے کے لیے تیار تھے اور یہ کہ وہ جانتے تھے کہ اس طرح

کے مشترکہ مقصد کے مقدمے میں یہ امکان تھا کہ کوئی اتنا زخمی ہوسکتا ہے کہ ان زخموں کے نتیجے میں اس کی موت ہوجائے۔ ہرفول کو سات چوٹیں آئیں جن میں سے ایک سر کے دائیں جانب ایک کٹا ہوا زخم تھا، ہڈی گہری تھی۔ ایک اور چوٹ سر کے بائیں جانب ہڈیوں کے گہرے زخم پر مشتمل تھی۔ زخمی ہونے کے چوبیس گھنٹے کے اندر ہرفول کی موت ہوگئی۔ موت سر پر زخموں کی وجہ سے کھوپڑی کی ہڈی اور دماغ کے زخموں کی وجہ سے صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی۔ اپیل گزاروں کی جماعت کے اراکین کی مربوط کارروائیوں کی وجہ سے ہرفول کی موت کے سبب ہونے والے جرم کو قتل کا جرم قرار دیا گیا ہے۔

جو ہم نے کہا ہے اس کے پیش نظر ہمیں اس اپیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ اس کے مطابق اسے مسترد کردیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document